DATE: DEC 10,25 DAY:

نام : مروہ شہزادی

اسلامیات

سوال نمبر ۲ : آخرت کے عقیدے کی وضاحت کریں
انسانی زندگی میں اس کی اہمیت پر تبصرہ کریں

جواب :

عقیدہ آخرت :

"آخرۃ" عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی "بعد میں آنے والی چیز" کے ہیں۔ اسلامی تناظر میں عقیدہ آخرت ایک بنیادی اور لازمی جزو ہے، جو ایمان کے چھ ارکان میں سے ایک ہے۔

آخرت کا عقیدہ انسان کی زندگی میں ایک مقصد اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرتا ہے۔ یہ انسان کو برائیوں سے روکتا ہے اور اچھے کام کرنے پر آمادہ کرتا ہے، کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ہر عمل کا جواب دینا ہے۔ یہ دنیا میں اخلاقیات اور انصاف قائم رکھنے کیلئے ایک طاقتور محرک ہے۔

اسلام کے مطابق موت زندگی کا خاتمہ
نہیں بلکہ ایک جہاں سے دوسرے جہاں کا دروازہ ہے

انسانی زندگی میں عقیدۂ آخرت کی اہمیت:

عقیدہ آخرت انسانی زندگی میں
اہم کردار ادا کرتا ہے اور یہ اس کی انفرادی اور اجتماعی
طرز عمل پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے یہ محض ایک
مذہبی تصور نہیں ہے بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے
انسانی زندگی میں آخرت کی اہمیت
پر کچھ نکات درج ذیل ہیں:

1. اخلاقی اور ذمہ دارانہ رویہ:

یہ عقیدہ آخرت انسان
میں جوابدہی کا احساس پیدا کرتا ہے۔ جب انسان
کو یہ یقین ہو کہ اس کے ہر قول و فعل کا حساب
لیا جائے گا۔ تو وہ خود بخود نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے
اور ہر برائی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ انسان
سمجھتا ہے کہ وہ لوگوں سے تو چھپ سکتا ہے مگر
اللہ کی نظر سے نہیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

"فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہٗ
ومن یعمل مثقال ذرۃ شراً یرہٗ"

(سورۃ الزلزال: ۷-۸)

ترجمہ: "اور جس نے ذرہ بھر نیکی کی وہ
اسے دیکھے گا اور جس نے ذرہ بھر
برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھے گا"

2. زندگی کا مقصد اور سمت:

آخرت کا عقیدہ انسان
کو بتاتا ہے کہ یہ دنیاوی زندگی ہے بے مقصد نہیں ہے
یہ ایک امتحان گاہ ہے اور اصل زندگی موت کے بعد
شروع ہوگی یہ ادراک انسان کو ایک واضح مقصد
دیتا ہے کہ اسے یہاں اچھے عمل کمانے ہیں جو آخرت
میں کام آئیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

"وما خلقنا السماء والارض وما بینھما باطلاً
ذلک ظن الذین للذین کفروا من النار"

(سورۃ ص: ۲۷)

ترجمہ:
اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ اس میں ہے بیکار پیدا نہیں کیا۔ یہ کافروں کا گمان ہے تو کافروں کیلئے آگ سے خرابی ہے"

3. صبر اور سکون قلب:

دنیا میں انسان کو مختلف مشکلات اور آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عقیدہ آخرت انسان کو صبر کی تلقین کرتا ہے اور یقین دلاتا ہے کہ اس کے صبر اور برداشت کا بہترین اجر آخرت میں ملے گا۔ یہ عقیدہ ظالم کو سرکشی سے روکتا ہے اور مظلوم کو امید دلاتا ہے کہ ایک دن ضرور آئے گا جس میں اسے انصاف ملے گا اور ہر شے کو اس کا مزہ چکھنا ہوگا۔ کوئی انسان بھی اس دن بغیر حساب کے جنت یا جہنم میں داخل نہیں کیا جائے گا اور تمام لوگوں کے اعمال کے مطابق انہیں جنت کی جزا یا دوزخ کی سزا سنائی جائے گی۔ اسی حوالے سے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ

"للذین احسنوا فی هذہ الدنیا حسنة ٥"

ترجمہ:

"جو لوگ صبر کرنے والے ہیں انہیں
ان کا بے حساب اجر دیا جائے گا"

(سورۃ الزمر : ١٥)

٨۔ سماجی انصاف اور امن :

اجتماعی سطح پر عقیدہ آخرت ایک متوازن معاشرے کی بنیاد رکھتا ہے۔ یہ لوگوں کو دوسرے کے حقوق مارنے سے روکتا ہے چاہے وہ یتیموں کا مال ہو، کاروبار میں دھوکہ ہو یا طاقت کا ناجائز استعمال ہو۔ یہ یقین کے ہر ناانصافی کا بدلہ لیا جائے گا، معاشرے میں امن اور اعتماد اور انصاف قائم کرنے میں مدد دیتا ہے اور آخرت پر یقین اس بات کی یاددہانی ہے کہ ہر ایک نے کام کرنے کے بعد ایک مخصوص دن حساب لیا جائے گا اور کوئی بھی گناہ کرنے کے بعد اس سے بچ نہیں سکتا حتیٰ کہ وہ توبہ کا راستہ اختیار کرے۔
اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

"ونضع الموازین القسط لیوم القیامة
فلا تظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبة
من خردل اتینا بها وکفی بنا حاسبین ٥"
(الانبیاء : ٤٧)

ترجمہ:

"اور جس دن ہم انصاف کے ترازو قائم کریں گے تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور اگر رائی کے دانے کے برابر عمل ہوگا تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم حساب کرنے کیلئے کافی ہیں"

ت۔ مادہ پرستی سے نجات:

یہ عقیدہ انسان کو زندگی کی چند روزہ عیش و عشرت میں غرق ہونے سے بچاتا ہے انسان دنیا کماتا ہے لیکن اسے دل سے نہیں لگاتا، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ دنیا فانی ہے۔ اس کے بجائے وہ اپنی توجہ ان اعمال پر مرکوز رکھتا ہے جو اس کی دائمی زندگی یعنی کہ آخرت کو بہتر بنا سکے

حدیث مبارکہ ہے کہ:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھے پکڑ کر فرمایا "دنیا میں ایسے رہو جیسے کوئی مسافر یا راہ چلتا انسان"

آخرت کا عقیدہ اسلامی زندگی کا ایک بنیادی جز ہے جو انسان کو مقصد، سمت اور اخلاقیات فراہم کرتا ہے۔ یہ دنیا کو محض امتحان گاہ اور آخرت کو دائمی ٹھکانہ قرار دیتا ہے جس سے فرد میں ذمہ داری کا صبر اور معاشرے میں انصاف پیدا ہوتا ہے یہ یقین انسان کو مادہ پرستی سے نجات دلا کر بامقصد اور متوازن زندگی گزارنے کی ترغیب دیتا ہے جسکا حتمی نتیجہ آخرت کی کامیابی ہے۔

سوال نمبر 3. اخلاص (پاکیزگی) اور رواداری (بردباری) اسلامی تہذیب کی ترقی کی بنیادی عناصر ہیں۔ وضاحت کریں

جواب:

اخلاص اور رواداری اسلامی تہذیب اور ثقافت کی ترقی کے بنیادی عناصر ہیں۔ یہ دونوں اقدار محض اخلاقی خصوصیت نہیں بلکہ اسلامی معاشرت اور تہذیب کی عمارت کی مضبوط بنیادیں ہیں۔

اخلاص (خلوصِ نیت اور سچائی):

اسلامی تہذیب میں "اخلاص" سے مراد عمل میں سچائی، نیت کی پاکیزگی اور ریاکاری یا دکھاوے سے پرہیز ہے۔ یہ عنصر تہذیبی ترقی میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔

1. کردار سازی اور اعتماد:

ایک مخلص اور سچا مرد قابلِ اعتماد ہوتا ہے۔ اسلامی معاشرے کی ترقی کیلئے افراد کا مخلص ہونا ضروری ہے کیونکہ اس سے باہمی اعتماد پروان چڑھتا ہے۔ تجارتی معاملات ہوں یا حکومتی امور ہوں یا سماجی تعلقات، سچائی اور خلوص کے بغیر کوئی معاشرہ مستحکم نہیں ہو سکتا۔

حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

"سچائی نجات دیتی ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے"

(صحیح مسلم)

DATE:

2. علمی و فکری ترقی :

علم حاصل کرنے اور اس کو پھیلانے میں اخلاص کا بہت اہم کردار ہے جب سائنسدان، علماء اور مفکرین ذاتی مفادات کی بجائے خالصتاً علم کی جستجو میں کام کریں گے تو تہذیب فکری عروج حاصل کرتی ہے۔ اسلامی دور کے سنہری زمانے میں مسلمانوں نے اپنے اخلاص کے ساتھ علم حاصل کیا تھا جس سے بے مثال سائنسی و دائمی وادی کی ترقی حاصل ہوئی۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

"قل امر ربی بالقسط واقیموا وجوھکم عند کل مسجد وادعوہ مخلصین لہ الدین کما بداکم تعودون ۝

(الاعراف : ۲۹)

ترجمہ :

"کہہ دو کہ میرا رب انصاف کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ ہر نماز میں اپنی توجہ ٹھیک اسی کی طرف رکھو اور اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے اس کو پکارو۔ جیسے اس نے تمہیں پہلے پیدا کیا اسی طرح تم دوبارہ لوٹائے جاؤ گے!"

3. عبادت اور روحانیت:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"الا للہ الدین الخالص ہ"

(الزمر: ۳)

ترجمہ:

"خبردار! خالص دین اللہ کیلئے ہی ہے"

اسلامی تہذیب کی بنیاد روحانیت پر ہے عبادت میں اخلاص صرف روح کو پاکیزہ کرتا ہے جو کہ ایک صحت مند تہذیب کی تشکیل کرتا ہے۔

رواداری (برداشت اور تحمل):

رواداری کا مطلب ہے دوسروں کے عقائد، ثقافتوں اور طرز زندگی کا احترام کرنا حتیٰ کہ اختلافات کے باوجود ان کے ساتھ پرامن طریقے سے باہمی کو فروغ دینا۔ اسلامی تہذیب کی ترقی میں رواداری نے اہم کردار ادا کیا ہے

DATE: DAY:

1. متنوع معاشروں کی تشکیل:

اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ جہاں بھی مسلمانوں کی حکومتیں قائم ہوئیں تھیں وہاں مختلف مذاہب اور ثقافتوں کے لوگ امن سے رہے۔ اسلامی تہذیب نے اقلیتوں کو مذہبی آزادی اور تحفظ فراہم کیا۔ اس رواداری نے معاشرے کو مستحکم اور متنوع بنایا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

"لا اکراہ فی الدین ۖ"

(البقرہ: 256)

ترجمہ:

"دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں"

2. علمی تبادلہ اور ثقافتی ملاپ:

رواداری کی وجہ سے ہی اسلامی تہذیب نے دیگر ثقافتوں کے علوم کو جذب کیا اور ترجمہ کیا۔ اگر مسلمانوں میں رواداری نہ ہوتی تو یہ علمی تبادلہ ممکن نہیں ہوتا اور اسلامی تہذیب وہ عروج حاصل نہ کر سکتی جو اس نے "بیت الحکمت" جیسے اداروں سے حاصل کیا۔

3. امن اور استحکام:

برداشت اور تحمل معاشرے
میں خانہ جنگی اور تنازعات کو دور کرتے ہیں ایک پرامن
اور مستحکم معاشرہ ہی ترقی کی منازل طے کر سکتا ہے
حدیث مبارک ہے کہ:

" حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا:
اللہ تعالی نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو
پسند کرتا ہے اور وہ نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے
جو سختی پر یا کسی اور چیز پر عطا نہیں فرماتا۔"

(صحیح مسلم)

اخلاص اور رواداری اسلامی تہذیب کے
دو ستون ہیں۔ اخلاص داخلی مضبوطی اور سچائی فراہم
کرتا ہے جبکہ رواداری خارجی امن اور تعاون کے
باہمی کو یقینی بناتی ہے۔ ان قرآنی اور نبوی اصولوں
پر عمل پیرا ہو کر ہی اسلامی تہذیب نے تاریخ میں ایک
مثالی اور ترقی یافتہ معاشرہ تشکیل دیا۔

DATE: ________ DAY: ________

سوال نمبر 5: اسلامی معاشرے میں خواتین کی حیثیت اور حقوق بیان کریں۔ قرآن اور سنت نے اس پر کس طرح زور دیا ہے؟ وضاحت کریں

جواب:

اسلامی معاشرے میں خواتین کی حیثیت اور حقوق بلند ہیں، جو بنیادی طور پر قرآن مجید اور سنت نبوی سے ماخوذ ہیں۔ ان دونوں بنیادی ذرائع نے خواتین کی قدر و منزلت کو یقینی بنایا اور وہ حقوق دیے جو اس سے قبل کسی معاشرے میں رائج نہ تھے

قرآن کی روشنی میں خواتین کی حیثیت و حقوق:

قرآن مجید میں خواتین کی حیثیت اور حقوق کے متعلق واضح احکامات دیے گئے ہیں۔

1. بنیادی انسانی وقار اور مساوات:

اسلام نے مرد اور عورت کو ایک ہی اصل سے پیدا کر کے بنیادی انسانی وقار اور مساوات قائم کی ہے۔ عورت کو مرد کی طرح ایک مکمل انسان تسلیم کیا گیا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک اپنی پرہیزگاری کی بنیاد پر قدر پاتی ہے۔

بلکہ تعالیٰ کے نزدیک برتری کی بنیاد جنس نہیں

بلکہ تقویٰ (پرہیزگاری) ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

" انّ اکرمکم عند اللہ اتقاکم ج ○

(الحجرات: ۱۳)

ترجمہ:

" خدا کے نزدیک تم میں سے عزت والا وہ ہے

جو زیادہ پرہیزگار ہے "

2. مالی حقوق و وراثت:

خواتین کو اسلام میں مکمل مالی

خودمختاری حاصل ہے وہ وراثت میں حصہ حاصل

کر سکتی ہے اور اپنی مرضی سے اپنا مال خرچ کر سکتی ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

" مردوں کیلئے اس مال میں حصہ ہے جو

والدین اور رشتہ داروں نے چھوڑا اور عورتوں کیلئے

بھی اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور رشتہ

داروں نے چھوڑا، خواہ وہ بہت تھوڑا یا

زیادہ، یہ حصہ مقرر کیا گیا ہے "

(النساء: ۷)

DATE:

3. بحیثیت بیوی سکون ورحمت:

نکاح کو ایک عقد کی اور مضبوط رشتہ قرار دیا گیا ہے جس کی بنیاد محبت، رحمت اور سکون پر رکھی گئی ہے۔ یہ رشتہ میاں بیوی کے درمیان تعلقات میں گہرائی اور استحکام پیدا کرتا ہے جہاں مرد اور عورت ایک دوسرے کیلئے باعثِ سکون ہیں۔

سنتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ کے ارشادات اور طرزِ عمل نے قرآنی تعلیمات کی عملی تفسیر پیش کی اور خواتین کے حقوق و حیثیت کو مزید واضح کیا ہے۔

1. بطورِ ماں عظیم مقام:

ماں کے مقام کو اسلام میں بے حد بلند کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ حسن سلوک کو والد کے حقوق سے بھی زیادہ مقدم رکھا گیا ہے۔ ماں کے مقام کو اسلام میں اس قدر اہمیت حاصل ہے کہ اولاد کے پیدا ہونے والے درد سے ماں کے تمام گناہ بخشے کا وعدہ کیا گیا ہے۔

DATE: DAY:

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا:

"لوگوں میں سے کون میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار ہے؟"

آپ نے فرمایا:

"تمہاری ماں"

اس نے پھر پوچھا:

"پھر کون؟"

آپ نے فرمایا:

"پھر تمہاری ماں"

اس نے پھر پوچھا:

"پھر کون؟"

آپ نے فرمایا:

"پھر تمہاری ماں"

اس نے پوچھا:

"پھر کون؟"

آپ نے فرمایا:

"پھر تمہارا باپ"

(صحیح مسلم)

DAY:

DATE:

2. خواتین کے ساتھ بہترین سلوک کی تلقین:

نبی کریم ﷺ نے خواتین کے حقوق پر کافی زور دیا ہے اور مردوں کو اپنی بیویوں کے ساتھ بہترین سلوک کرنے کی ہدایت فرمائی۔ اسلام میں بہترین انسان اس شخص کو قرار دیا گیا ہے جو اپنی اہلیہ کے حق میں بہترین ہو۔

حدیث مبارکہ ہے کہ:

"تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں (اہلیہ) کے حق میں بہترین ہیں۔"

(جامع ترمذی)

3. تعلیم کا حق:

علم حاصل کرنا اسلام میں ہر مسلمان پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ چاہے وہ مرد ہو یا عورت خواتین کو تعلیم حاصل کرنے اور معاشرتی ترقی میں حصہ لینے کی مکمل اجازت ہے۔

قرآن و سنت نے اسلامی معاشرے میں خواتین کے مقام کو بلند کیا اور انہیں مکمل معاشی حقوق اور ذمہ داریاں عطا کیں۔ یہ تعلیمات ایک متوازن اور مستحکم معاشرے کی بنیاد فراہم کرتی ہیں جہاں مرد و عورت ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے زندگی گزارتے ہیں۔

سوال نمبر 8: درج ذیل موضوعات پر نوٹ لکھیں

i) اجتہاد:

اجتہاد ایک اسلامی فقہی اصطلاح ہے جس کے لغوی معنی کسی کام کے انجام دہی میں پوری کوشش اور محنت صرف کرنا کے ہیں۔ اس سے مراد ایک مستند عالم یا فقیہ کا قرآن و سنت کے احکام کی روشنی میں کسی نئے یا غیر واضح شرعی مسئلے کا حل یا حکم معلوم کرنے کیلیے اپنی ذہنی یا علمی صلاحیتوں کو مکمل طور پر استعمال کرنا ہے

اجتہاد کا مقصد:

اجتہاد کا مقصد کوئی نیا قانون بنانا نہیں ہے بلکہ موجودہ اسلامی قانون کے ماخذ (قرآن، سنت، اجماع) سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے پیش آمدہ مسائل کا شرعی حل تلاش کرنا ہے قرآن میں اشارہ ملتا ہے کہ۔

DATE:

"اور جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انھیں اپنے راستے دکھا دیتے ہیں"

(سورۃ العنکبوت:69)

اہلیت:

اجتہاد کے اہل شخص کو "مجتہد" کہا جاتا ہے۔ مجتہد کیلئے عربی زبان کا فہم کے اصول و ضوابط قرآن و حدیث کے گہرے علم کے ساتھ ساتھ تقویٰ اور دیانتداری جیسی شرائط ضروری ہیں۔

ہیں۔

اجتہاد کی اہمیت:

اجتہاد کو ایک اہم دینی ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ اور اسلامی معاشروں کے ارتقاء اور نئے دور کے تقاضوں کے مطابق احکام اخذ کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

اجتہاد کی بنیاد اور اہمیت ایک مشہور حدیث سے ملتی ہے جب نبی کریم ؐ نے حضرت معاذ بن جبل رضؓ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا اور ان سے پوچھا کہ وہ کیسے مسئلے حل کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا:

"اللہ کی کتاب (قرآن) سے"

جب آپؐ نے پوچھا:

"اگر اس میں نہ ملے تو؟"

تو انھوں نے جواب دیا:

"رسول اللہؐ کی سنت سے"

آپؐ نے دوبارہ پوچھا

"اگر اس میں بھی نہ ملے تو پھر؟"

تو انھوں نے جواب دیا:

پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا

(پوری کوشش کروں گا)

اس پر آپؐ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

(1) سیرت میں تعلیم کی اہمیت:

سیرت نبوی میں

تعلیم کی اہمیت کو غیر معمولی حیثیت حاصل ہے جس

کی بنیاد اسلام کی اولین وحی "اقرا" یعنی "پڑھو" سے

ہوئی ہے۔ آپ نے علم کے حصول کو ہر مسلمان مرد و عورت

پر فرض قرار دیا ہے۔

DATE:

پہلی وحی میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو پڑھنے پر حکم ادا کیا جس میں پہلی آیات کے ہونے کا آغاز بھی "اقرء" سے ہوتا ہے

"پڑھو اپنے رب کے نام جس نے تمہیں پیدا کیا اس نے انسان کو جمے ہوئے خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا پڑھو اور تمہارا رب سب سے زیادہ کریم ہے جس نے قلم (علم) کے ذریعے سکھایا انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ "سورۃ العلق ا

1. عملی اقدامات :

مدینہ منورہ میں آپ ﷺ نے تعلیم کے فروغ کیلئے عملی اقدامات کیئے جیسے مساجد اور صفہ میں اساتذہ مقرر کرنا۔ جنگ بدر کے قیدیوں کی رہائی کیلئے یہ شرط رکھی گئی تھی کہ جو قیدی پڑھنا لکھنا جانتے ہیں وہ دس مسلمان بچوں کو تعلیم دیں گے جو کہ تعلیم کی اہمیت کا عملی ثبوت ہے۔

DAY:

DATE:

2. اساتذہ کی تعیناتی :

آپ ﷺ نے مختلف مضامین کیلئے مختلف اساتذہ مقرر کیئے اور ضرورت پڑنے پر غیر مسلم اساتذہ کی خدمات بھی حاصل کیں۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

"جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے اللہ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے"

(صحیح مسلم)

و۔ خواتین کی تعلیم:

امہات ازواج مطہرات اور دیگر خواتین صحابیات رض نے بھی تعلیم و تربیت کے عمل میں بھرپور حصہ لیا۔ جس سے خواتین کی تعلیم کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

DAY:

DATE:

۶. مقصد تعلیم:

اسلامی تعلیم کا بنیادی مقصد شخصیت کی متوازن نشوونما، کردار سازی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق زندگی گزارنا ہے تاکہ ایک ذمہ دار اور مہذب معاشرے کی تشکیل ہو سکے۔ سیرت النبوی ﷺ کا مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ تعلیم صرف رسمی خواندگی تک محدود نہیں تھی بلکہ اس کا ہدف مسلمانوں کی روحانی، فکری اور اخلاقی تربیت کرنا تھی۔